Bodleian Libraries
UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

16.~~B~~ A 43.

16A43

INDIAN INSTITUTE

غلطنامہ مرأت الحکمت و علاج الجہل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۷	جب	جُب
"	۱۴	زمین مین	زمین
۵	۲	کئی	کے
۱۰	۵	واجب	ناواجب
۱۱	۱۳	بچشم	بجسم
"	۱۵	حرف	صرف
۱۲	۵	کرنی	کرتے
۱۵	۱۵	متاخر تھی	متاخر
۱۷	۲	بارای	بازاے
۱۸	۳	گانون	کانون
۲۲	۱۰	مُہری	موری
۲۴	۹	کہ	کہسکتے ہین کہ
۲۷	۱۱	کہانی	کہاتی

پہونچتا ہی جبکہ قوت عمل کا جو ماخذ حرفت ہی قوت نظری یعنی
ماخذ حکمت سے ازدواج کیا جاوے یعنی بنائے حرفت نتائج عملی پر
رکھی جاوے کیونکہ بخاصہ میوہ پیوندی کے حرفت کا علم پرہی پیوند کرنے سے
عمدگی حرفت کی متصور ہی

کہ اگر ترقی علم سے بارود کی ایجاد نہوتی تو فرنگی اہل آمریکہ پر کاہیکو اتنا
ظلم کرسکتے کہ جسکے بیان سے اب خود فرنگی شرماتے ہین - پس نتیجہ علم
نیک نہین - اسکا جواب سہل ہو کہ گرچہ بارود سے نتائج قبیح بھی ظہور مین
آسئے لاکن بالآخر اس ایجاد کے فائدے نقصان پر حاوی ہین - کیونکہ
یہ ایجاد بارود کا ہی اثر ہو کہ جو لڑائیان پیشتر دس دس سال مین ختم
ہوتی تھین اب چند ماہ مین اختتام کو پہونچتی ہین پس صلح جلد نصیب
ہوتی ہو علاوہ برین بذریعۂ بارود کے مہذب سلطنتون کی وحشت پر
حاوی ہوجانے سے مثل بردہ فروشی و مردم خوری و قربانی انسان
و قصاص اعضا کے اکثر قبوحات گویا دنیا سے اُٹھ گئے - فرنگی لشکر کے
اسلحہ و دیگر سامان جنگی پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوگا کہ فن جنگی
کے واسطے کسقدر اہل علم کی مدد درکار ہی - چونکہ ہر ایک علم کے عملی فوائد
باب آئندہ مین تحریر کیے جائینگے ہم اس باب کو اس نصیحت آمیز جملہ پر
ختم کرتے ہین کہ اہل حرفت کو علم کی طرف نظر حقارت سے نہ دیکھنا چاہیے
بلکہ اپنے حرفت کے اصول کی شائستگی کی امید علم ہی سے رکھنی چاہیے
کیونکہ آغاز باب ہی مین درج ہوچکا ہو حرفت درجۂ صنعت کو تب ہی

افسر با ہنر دارہی و دلی محبت باسر کردہ خود۔ جرائت و جان کی طرف سے
بیخوفی۔ محنت سفری سے تندرستی مین تو فرق آہی جاتا ہی ادہر کچرے
طالب علم مین خوف جان اور خودغرضی بھی بیشتر پیدا ہو جاتی ہی اور علیمو نکی
فوج تو ہونا حیطۂ امکان سے باہر ہی پس خواندہ کا ناخواندہ سپاہی سے
مقابلہ کرنیکی حاجت نہین بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ جنگ مین مُہذب افسر
یا ناخواندہ غالب رہیگا جو تواریخ سے واقف ہین فوراً کہینگے کہ
ابتدا سے ابتک جو مہذب اور وحشی قومون مین جنگ ہو چکی ہین اُنکے
نتیجون سے صاف ظاہر ہی کہ علم ہمیشہ وحشت پر غالب آیا ہی باستثناء
اُن قومون کے جو عشرت بدنی مین غرق ہو گئی تھین چنانچہ وحشی قومین
جرمنی کی بڑی جری اور قوی ہیکل تھین لاکن افواج رومی کے مقابلے مین
سدا شکست یاب رہین اُسکی وجہ یہی تھی کہ رومی افسر علم سے بہرہ ور
تھے۔ انگریز ہند پر اسی وجہ سے غالب ہوئے کہ ہند سے علم کوچ کر چکا تھا
بالعکس افسران انگریزی علیم اور فہیم مقرر ہوتے ہین اور ہر حرکات
و سکنات اُنکے عساکر کی تابع علم ہی۔ امریکہ کے باشندگان بیشین کچھ جسماً
ہو دے نہ تھے علم سے فرنگیون نے مغلوب کر لیا اس موقع پر عدوان علم کہینگے

یہ کہان کا دستور ہی کہ تم بلا اجازت مالک غیر مین گھس آئے تم کیا
استحقاق رکھتے تھے۔ عدو نے شمشیر برہنہ کر کے بتلائی جس سے انکا مطلب تھا
کہ اسکے زور سے ہم گھس آئے۔ بچارے عالمونکے تلوار دیکھتے ہی ہوش
پرّان ہوئے خوف کھاکر راہ گریز کی آگے رکھی۔ گرتے پڑتے شاہ پر انکی
خدمت مین پہونچے ملک نے کیفیت مقابلہ دریافت کی ان عالمون نے
بڑی تمکنت سے کہا۔ تقصیر معاف فریق مخالف تو بالکل عقل کا دشمن ہی
کوئی تقریر اثر پذیر نہوئی آپ ہی تخت سے کنارہ کھینچے آپکا تو تخت ہی گیا
انھون نے تو دین و ایمان سب ہی کھو دیا۔ ایسی مثالین صدہا مین جن سے
صاف ظاہر ہوتا ہی کہ کسی زمانہ مین پڑھے جاہل یعنی بلہون نے اپنی
بیوقوفیون سے علم کو بہت ہی ذلیل کر دیا ہو گا لاکن یہ تمثیلین ان
عالمون کی شان مین روا نہین جو اصل حکمت سے ماہر ہین اور علم و
تقریر کو بے محل و لبطور ناواجب نہین برتتے بلہون کی نسبت تو خود عالمونکا
قول ہی کہ نیم طبیب خطرۂ جان و نیم ملا خطرۂ ایمان یا بقول داس کبیر
آدھ کچرا بھوجن وہی۔ جلتا وہی شریر ٭ اور آدھ کچری ودیا وہی۔ کہہ گئے

سمجھی جاتی ہی مگر اس موقع پر ہم ایک اور مثل بیان کرینگے جو ہمنے اہل علم کی
تذلیل مین اہل حرف سے سُنی ہی - روایت ہی کہ ملک ایران مین فوجین
جری تھین الا علم کا مطلق چرچا نہ تھا - جبکہ ایک عالم کا اُس دیار مین
گذر ہوا تو اُسکو یہ حالت جہالت دیکھکر کمال افسوس ہوا اُسنے سلطان سے
کہا کہ یہ سب فوج جری بلا علم کے بیکار ہی - مناسب ہی کہ آپ رعایا کو تعلیم کلی
دین تاکہ اسقدر فوج کی ضرورت نرہے اور اندرون و بیرون ملکی امن حاصل ہو
سلطان نے حسب صلاح اُس عالم کے سپاہ کو برطرف کر دیا اور رعایا کی
تعلیم مین سعی آغاز کی حتی کہ جمہور کثیر علم سے بہرہ یاب ہوا قضا کار
کسی نواح کے سلطان نے جو سُنا کہ ایران مین سب عالم ہی عالم رہگئے ہین
دار الخلافت پر حملہ آور ہوا بادشاہ ایران نے دشمن کو نکال دینے کے
واسطے چند عالمون کو بھیجا - ان عالمون نے سلطان مخالف کے پاس جا کر
بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جسکا حاصل مطلب یہ تھا کہ جنگ مین بجز مضرت کے
فساد نہین اور صلح مین فوائد بیشتر ہین لشکر جاہل نے ان عالمون کی
تقریر پر مطلق کان نہ دھرا تب تو ان عالمون کو مخالف کے علم و عقل سے
بے بہرگی پر کمال افسوس آیا اور طیش مین آکر فرمایا کہ یا دشمن عقل و جان

منے مین کیا فرق ہی صریح ظاہر ہی - علی ہذا القیاس دلال خرید و
فروخت مین کتنا ہی حکیم سے تیز و چالاک ہو لاکن وہ کتنی بھی آنکھین
پھاڑ پھاڑ کر دیکھے اس عقدے کو حل نہین کرسکتا کہ یہ جو ستارے
گرد اگرد چمک رہے ہین کیا شی ہین اور انکے وجود و بقاے کا راز
کیا ہی - بالعکس حکیم ہر اثر کے موثر کو دریافت کرکے ان نتائج پر قواعد کلی
باندھکر وہ اصول دریافت کرلیتا ہی جسکے بموجب ذرہ ذرہ سے و تودہ
تودہ سے باہم ہوکر ان اجرام سماوی کا وجود ظہور مین آیا ہی جو گرد آفتاب کے
طریقۂ معین مین گردان ہین - وہ یہ استدراک کرسکتا ہی کہ فطرت کا
کیا عجیب انتظام ہی کہ ظاہر بہت خفیف حادثون کا بھی سبب وہی ہوتا ہی
جو واقعات سنگین کا ہی چنانچہ جس اصول پر آٹا چکی سے اطراف کو
بکھرتا ہی اور بھیگے چاک کھانے پہیے سے پانی گرد اگرد اچھلتا ہی اسی اصول
جر ثقیل پر سیارے آفتاب کے گرد گردش مین قائم ہین - جھاڑ سے
زمین کو سیو کے گرنیکا وہی سبب ہی جو جبال کی تسکین اور اجرام سماوی کے
بقاے طریقۂ معینہ مین قیام کا موجب ہی - ہاجیان علم کی اکثر عادت
ہوتی ہی کہ اپنے مدعا کو مثلون مین ادا کرتے ہین - گرچہ یہ عادت طفلکانہ

کے اوپر سے ریل کی سڑک او تار دے اور چین کے ایک جانب سے
دوسری جانب تک دلدل اور جنگل و پہاڑیوں مین ہو کر نہر نکال دے
- علی ہذا اگرچہ برچونیہ (جسکو ایک ضرب کی کل کہین تو بجا ہی) مہندس
سے کسی ضرب کو جلد حل کردیگا لاکن مجال نہین کہ وہ مشکلات حل کرسکے
جو مہندس کرسکتا ہی چنانچہ مہندس اُن اشکال کا ثبوت دیتا ہی اور اُن
معموں کی عقدہ کشائی کرتا ہی اُن اصولونکو دریافت کرسکتا ہی اور اُن سے
اُن کلونکو ایجاد کیا ہی جو کہ زمانہ حال کی ترقی کی بنیاد ہین آزاد سے
آزاد شاعر اور وہمی سے وہمی قصص نویس بھی جسکو اپنی تصنیف مین لکھتے
شرماتا وہ بھی اب فلسفۂ حال کی مدد سے بن آئی ہی چنانچہ الف لیلہ کے
جن و پری بھی ہمارے تار برقی کے مقابلے مین سست رفتار اور کاہل معلوم
ہوتے ہین مصنف الف لیلہ نے جو کاٹھ کے گھوڑے کا ذکر لکھا ہی کہ
وہ آتش پھونکتا تھا گویا بجنسہ ہمارے - اسٹیم انجن یعنی کل دخانی سے
مراد ہی - بھلا کوئی شی سایہ سے بھی زیادہ غیر پایان ہی - لاکن ہمارے
پھوٹوگرافی کا آلہ اُسکو بھی پکڑ لیتا ہی اور گویا ہر شی کو اپنی تصویر اُتارنے کو
مجبور کرتا ہی - اِن سب ترقیون کی جڑ ریاضی ہی ہی بس مہندس اور

کیونکہ یہ کام حیثیت کے نیچے ہی چنانچہ پوپ صاحب کا قول ہی کہ
بعض نا چیزونسے ناواقفیت بھی ایک موجب فخر ہی مثلاً تواریخ مین
درج ہی کہ تھمسٹوکلیز جب مدرسہ مین پڑھتا تھا بین نہ بجا سکتا تھا جو لی
شاگرد اُسپر ہنستے تھے وہ یہی جواب دیتا کہ مین بین نہین بجا سکتا لاکن
کسی بھی مُدن کو حضیض زوائل سے اوج کمال کو پہونچا سکونگا اور
ویسا ہی ہوا کہ جب وہ سن شعور کو پہونچا یونان کے شہر اتھین کی
نہایت ترقی بخشی - علی ہذا القیاس گرچہ راج کبھی بسولہ کو انجنیر کی نسبت
زیادہ چالاکی سے استعمال کر سکتا ہی اور ممکن ہی کہ وہ چھوٹی چھوٹی عمارت
خوش وضع بھی بنا سکے اور چھوٹی ندی نالہ کا پل بھی باندھے لاکن امکان نہین
کہ مستری ایسی عظیم الشان عمارت کا منصوبہ باندھے جیسا کہ تاج محل
آگرہ مین - سینٹ پال کا گرجا لندن مین - یا رتھنن یونان کے شہر اتھین مین
یا پرسیپولس ایران مین ہی نہ یہ ممکن ہی کہ راج مستری گنگا یا برھم پوترہ کا
پل باندھ سکے یا خاکنائے کو کاٹکر سمندر کو سمندر سے ایک ایسی نہر کے
ذریعہ سے ملادے کہ اُسمین جہاز جنگی وتجاری عبور ومُرور کر سکین یا ندیا کے
نیچے سُرنگ کے ذریعے آمد ورفت کا راستہ کھولدے یا جبال واقع بعرب بند

اصل مدعا سے اِن بے فہمون وبیوقوفون کو آگاہ کرین اور خاص و عام مین
شائع کرین کہ علم بے عمل کسی مصرف کا نہین اور نہ وہ عمل درست ہی
جو عمل سے بے محل کیا جاوے مگر چونکہ علم کے عملی دنیوی فائدون کا بیان
رسالۂ ہذا کے دوسرے باب سے متعلق ہی یہان حاجت تفصیل بیشتر کی
نہین ہو - اس محل مین اتنا کہنا کافی ہی کہ اہل علم سے دلالی یا سود یا سلف کے
حساب مین پیشہ ور لوگ فوق لیجانا کوئی موجب فخر پیشہ ور یا باعث
ذلت اہل علم کا نہین ہو سکتا - جاے غور ہی کہ جسقدر آسانی سے
درانتی سے کھیت کٹ سکتا ہی شمشیر آبدار سے کٹنا محال ہی - پھر کیا ہم
اس نظر سے کہ کھیت تلوار سے برابر نہین کٹتا ہی نہ کہ فی نفسہ درانتی
شمشیر سے بیش قدر آلہ ہی - یا آنکہ گدھا گھوڑے سے بہتر ہی کیونکہ بوجھ
گدھے پر زیادہ لد سکتا ہی - آلہ دوربین سے اگر ایک بالشت پر واقع
شی کو دیکھا جاوے تو بہت دُھندلا دکھیگا - پس کیا یہ کہنا
درست ہوگا کہ آلہ مزبور سے آنکھ بلامدد اُسکے دور تر دیکھ سکتی ہی
ہرگز نہین - اصل یہ ہی کہ ہر ایک شی کے استعمال کا موقع ہو علی ہذا
علم کا بھی - علم کی قدر سودے سُلف یا بھاو بٹہ مین نہین پائی جاسکتی

فضول و بیکار و دنیوی معاملات مین احمق سمجھتے ہین اور اہل علم کو خیال
کرتے ہین کہ اُنکا ایسے ہی مباحث بے اصل اور بندش ہوائی مین وقت
جاتا ہی بجز زمین اور آسمان کے قلابے ملانے کے اور اُنکا کچھ کام نہین۔
ہم بھی اسکے قائل ہین کہ اہل علمون مین ایسے لوگ ہو گئے ہین اور
موجود بھی ہین جنکی نسبت اوپر کی تمثیل صادق آئی الا اُنکی احمقی
اور دنیا کے حق مین معطلی موجب ذلت انھین لوگونکا ہی۔ علم کو
ایسے لوگون کے وجود سے ذلت نہین کیونکہ ایسے لوگونکی اہل علم مین
گنتی نہین اُنکی نسبت حضرت سعدی نے فرمایا ہی **شعر**
چار پایے برو کتابے چند * نہ محقق بود نہ دانشمند * ایسے ہی صاحبونکو
ہمنے دیباچہ مین پڑھے جاہلون مین شمار کیا ہی اور ایسے ہی علیمون کی
وجہ سے قدر علم کی گھٹ گئی چنانچہ فیلسوف جو ہم معنی حکیم کے ہی بمعنی
مکار کے مشتہر ہی ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ ایسے علیم لوگون نے حکمت کو تو
چھوڑ دیا اور بازارے حکمت شبہ بحکمت کے درپے ہو کر اصل حکمت کو
ذلیل کر دیا پس ہمارا مدعا اس رسالے مین صرف علم کے اہل و ان کی
نظرون مین پوری توقیر قائم کرنے سے نہین بلکہ یہ بھی ہی کہ علم کے

کرنے لگی ایسے شبد یعنی کلمات سُنکر ویاکرنی جی کے سینے مین غُصّے نے
جوش کیا کہ مین نے سب کومُدی یعنی صرف و نحو پڑھی یہ کُھد بُد کُھد بُد کا صیغہ
نہین پڑھا کھچڑی میرا ٹھٹھا کرنیکے لیے کو واکیہ یعنی بے تُک کلمہ پڑھ رہی ہی
دو چار بار خفا ہوکر چُپ رہ گیا لاکن کھچڑی کی کُھد بُد جاری ہی رہی تب تو
غصّہ نہ سنبھال سکے پنڈت جی نے پس بھر راکھ کھچڑی مین جھوک دی
اور کہا اب تو چپ رہ۔ البتہ راکھ پڑکر آواز کُھد بُد کی بند ہوگئی پنڈت جی کی
طبیعت کو آنند ہوا کہ آخرکار غالب ہوئے۔ مزہ تو کھچڑی مین رہا ہی نہین
طوعاً و کرہاً کچھ چارون نے تناول کیا آدھی رات کو جوتشی جی کی مُہورت پر
راجہ کے محل کو چلے دروازے بند پائے اُدھر مُہورت ہاتھ سے دینا گوارا نہ تھا
موری کے راستے سے اندر داخل ہوئے خاص رانی و راجہ کی خوابگاہ مین
داخل ہوکر راجہ کو بیدار کیا اور کُل ماجرا بیان کیا راجہ کو بیوقت بے محل
انکے دخل پر غُصّہ آیا تھا لاکن قصہ سُنکر اُنکی احمقی سے آگاہ ہوکر
حکم دیا کہ انکو دو دو ہزار روپیہ و یک یک بنئے کی دوکان کرائی جاوے
حسب تعمیل ہوئی تب برس دو برس مین چارون کو عقل آئی۔ اس
مثل سے صریح ظاہر ہی کہ اہل دون حکیمون و ہندسون و مقدرون کو

تیسرا منطقی جو تھا جو تشی۔ راجہ کی ملاقات کو دور سے آئے جو تشی نے مہورت
دیکھا تو آدھی رات کا نکلا اسلیے زیر درخت مقیم ہوئے۔ منطقی کو خرید سودے
کے واسطے بھیجا کہ قائل معقول کر کے سودا اچھا خریدیگا اور طبیب کو ترکاری کے واسطے
روانہ کیا تا ایسی ترکاری لاے جو ضرر نہ پہونچائے اور ویاکرنی کو پخت پر یقین کیا
کہ ترکیب جملہ سے واقف ہی تو تدبیر پخت بھی اچھی کریگا منطقی صاحب نے اپنے
دل مین بحث کی کہ اگر آٹا دال لیتے ہو تو دو چولھے چڑھانے پڑینگے ایندھن و وقت
دونون زیادہ خرچ ہونگے اور مصالح وغیرہ کی بھی کھٹ کھٹ ہی پس مصلحت اسمین ہی
کہ کھچڑی خریدیے صرف گھی اور نون ہی درکار ہوگا خیر دال چاولوں کے تناسب پر
بحث کر کے کھچڑی خریدکی اور گھی پتہ پر رکھکر لے چلے راستے مین سوجھی کہ یہ دریافت
کرنا چاہیے کہ۔ پاترادھارم گھرتم کم گھرتادھارم پاترم وا۔ یعنی پتے کی مدد سے
گھی قائم ہی یا گھی کی مدد سے پتہ۔ اس بحث مین حاجت ہوئی کہ پتے کو اولٹا کرین
تا تصدیق ہو کہ اگر گھی پتے کے سہارے سے قائم نہین ہی تو گھی گرجائیگا پتہ جو اولٹا تو گھی گر گیا اونکو
خوشی ہوئی کہ گھی گیا تو گیا مسئلہ کی تو صحت ہوئی کہ پتے ہی کے سہارے گھی تھا طبیب نے
سب ترکاری دیکھین سب مین کوئی نہ کوئی نقص پایا آخر کار نیم کے پتونکو بے نقص پاکر خرید کر فرودگاہ پر لائے
ویاکرنی نے کھچڑی چولھے پر چڑھادی جبکہ کھچڑی کو جوش آیا تو کھد بد کھد بد

یہ خیال نہین کرتے کہ بہت سے کامون مین سے کوئی بگڑ بھی جاتا ہی خصوص بڑی مُہمون مین خوامخواہ ابتدا مین وقتین پیش آتی ہین اور آغاز مین ناکامیابی بھی ہوتی ہی۔ ایسی ناگزیر ناکامیابی یا خفیف نقصانون کی بنا پر اہل حرف وعوام علماؤنکی صنعتون پر حرف رکھنے لگتے ہین اور جتلاتے ہین کہ دیکھو پُرانے رستے کو چھوڑکر نئی روشنی و ایجادات کا یہی نتیجہ و خرابی ہی۔ ودراصل یہ خیال غلط ہی کہ اب مثل غارہاے یلورہ و پرائیڈ مصر کے عمارات بنائی نہین جاسکتی نہ جن مُقدرون نے ہند کے مغربی گھاٹ پر سے ریل اوتاردی اور خاکناے سویز کو کاٹکر نہر نکال دی کیا وہی پرائیڈ نہین بنا سکتے یا غار نہین کھدوا سکتے اُنسے بہتر کرا سکتے ہین لاکن ایسی بے مصرف عمارات مین وقت اور روپیہ لگاکر خراب کرنا حماقت سمجھتے ہین۔ علی ہذا یہ عام خیال ہی کہ کیسا ہی ریاضی دان کیون نہو بنیے کے طفلک کے برابر ضرب دجوڑ نہین دیسکتا یا کیسا ہی فہیم وعلیم ہو دلال کے برابر سودا نہین کرسکتا پس جبکہ اہل علم ایسی ناچیز باتون مین مات کہا جاتے ہین تو زیادہ کیا اُنسے دنیا امید رکھے اُنکی ہوائی بندشون سے کیا مفاد ہی۔ ایسا عوام و اہل حرف کا خیال ہی چنانچہ اس امر کی تصدیق مین ایک مسئلہ ہی۔ کہ چار شخص ایک دیاکرنی یعنی نحوی دوسرا طبیب

مثلاً ایک انجنیر کوئی بڑی عمارت بنوا رہا ہو مستری لوگونکی عادت ہی
کہ اُسمین کچھ نقص لگاتے رہتے ہین۔ اب فرض کرو کہ عمارت ختم ہوگئی
اور بارش سخت ہوئی پانیکے ریلے کا دھکا کھاکر عمارت زمین بوس ہوئی
پس اب مستریونکی بن پڑی اپنا رسوخ جتلاکر سب خاص وعام سے
کہنے لگے کہ دیکھو ہمنے تو پیشتر ہی کہا تھا کہ یہ مصالحہ درست نہین ہی
انیٹ ذرا خام رہگئی ہی محراب مین خم کم دیا گیا ہی مگر کیا کرین انجنیر صاحب نے
کان پر نرکھا اسکا دیکھو کیا نتیجہ ہوا۔ ظاہر ہی جسکا کام اُسی سے ہی
ہوسکتا ہی انجنیر لوگ ناحق ہی حرفت مین بھی علم کا زور چلاتے ہین
دیکھو جبسے یہ انجنیر لوگ تعمیر مین دخل دینے لگے ہین عمارتین کیسی ناپایدار
بننے لگی ہین اوپر ہی کا لفافہ ہی دو چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات
تھوڑی عدم مرمت سے عمارتین زمین دوز ہوجاتی ہین۔ انجنیرونکے
زمانہ سے پہلے کی عمارتین ابتک قائم ہین ویسی پختہ عمارت اب
انجنیر کہان بنا سکتے ہین۔ اب نہ وہ چونہ ہی رہا نہ وہ کاریگر یہ سب
خرابہ انجنیرون نے دخل دیکر کردیا مستریون کی قدر نرہنے سے ہنر
معمارون کا جاتا رہا۔ ایسی تقریر کو سُنکر عوام بھی متفق ہوجاتے ہین

رفتار کو تیزی بخشی فاصلہ کو تو گویا نیست ہی کر دیا۔ اور خط و کتابت
و آمد و رفت کو از بس آسانی ہوئی سمندر کی تلیٹی مین اُوترنا آسان
کر دیا۔ زمین کے گانؤن مین بیدھڑک بلاخوف ضرر کے اُوترنیکی تدبیر
بتلائی۔ تری و خشکی و ہوا مین فی گھنٹہ ساٹھ ستر میل تک جانا
آسان کر دیا۔ اور یہ سب صرف اِک شمہ اُن ایجادات کا ہی جو بمدد
فلسفہ ممکن ہین ایسا بھی کوئی دست از عقل شستہ نظر آتا ہی جو اسپر بھی
فلسفہ کو بے سود قرار دیتا ہو۔ البتہ ایسے بھی ہین کہ جو حقد و حسد کے
غبار مین حق کو ناحق سے تمیز نہین کر سکتے وہ اہل حرف ہین جو سابق کے
زمانہ مین بلاشرکت حرفت کے مالک تھے۔ اب سخت حسد سے
جلتے ہین کہ اہل علم جنکو بیشتر وہ جنونی سمجھتے تھے اب خود صنعت مین
اہل حرف پر سبقت لیجاتے ہین۔ اب کچھ بس تو نہین چلتا اِس
فکر مین رہتے ہین کہ اہل علم کے افعال مین نکتہ چینی کرین اگر کوئی
عیب اصلی یا خیالی نظر آئے تو اُسکو جھنڈے پر چڑھا کر شہرت دیتے
اور پکار پکار کر کہتے ہین۔ دیکھو اہل علم کا صنعتون مین دخل دینے کا نتیجہ
یہ ہی اِس طور سے اہل علم کو عیب لگا کر اپنا رسوخ بتلانا چاہتے ہین۔

پس بیکن صاحب کے بیشتر کی حکمت کے نسبت تو قول اہل حرف کا
کچھ درست ہی - کیونکہ وہ حکمت نہ تھی بلکہ اُسکو بارے حکمت شبہ
بحکمت کہنا چاہیے - تاکہ حکمت کی کمائیبنی توقیر اہل حرفہ کی نظرونمین
سماوے اُسکی تدبیر بجز اسکے نہین کہ حکمت سے جو فوائد علمی نکلے ہین
اُنکا بیان کیا جاوے - حال کے فلسفہ کی شان مین یہ کہنا کہ اس سے
کوئی نتیجہ علمی نہ نکلا کلیہ نادرست ہی اگر ذرا عقل کو دخل دین تو اہل حرفہ
بھی قائل ہونگے اور تسلیم کرینگے کہ زمانہ حال مین علم کے زور سے
عمر انسان کو درازی ہوئی ہی - تکالیف جسمانی بہت گھٹ گئی - اور امراض تو
بہت سے گویا نیست ہوگئے - زمین کو نئی قوت پیداوار حاصل
ہوگئی ہی - جہاز رانی کے خطرات کافور ہوگئے - وہ اسلحہ ایجاد ہوے
کہ جنکا سان گمان بھی بیشتر نہوگا ایسے ایسے بڑے دریا پر پُل باندھ دیے گئے
کہ پیشتر ناممکن سمجھے جاتے ہونگے بجلی کو آسمان سے بلا ضرر رسانی زمین کو
اُوتار دیا - شب تاریک کو وہ روشنی بخشی کہ دن کا مقابلہ کرسکے -
انسان کی قوت باصرہ کو وہ دوربینی دی کہ جس سے صدہا میل پر دیکھ سکے
اور بازو کو وہ قوت دی کہ چاہے ہزارہا من کا بوجھ اُٹھا سکے -

علم کو مطلق نفس کشی ہی خیال کرکے علم کو مٹی مین ملا دیا۔ حتی کہ جب
حکماء ہند مین سے کسی نے علم سے عملی فوائد مثل کلہاڑے وغیرہ کے ایجاد کا
قصد کیا تو انکو دیگر حکیم کج فہم انگشت نما کرنے لگے کہ دیکھو فلان شخص
حکمت کو امور دنیوی مین ڈالکر ذلیل کیے دیتا ہی۔ فی الحقیقت اگر اس
حکمت کی تعلیم سے ایذاے جسمانی کا ڈنک جاتا رہتا اور جراحت
وغیرہ سے ہمکو تکلیف نہ معلوم ہوا کرتی تو یہ نتیجہ اُس سے بہتر ہوتا کہ ہم
ادویہ تلاش کرکے اُس سے تکلیف دفع کرین لاکن اُن حکیمون نے
یہ خیال کیا کہ دواؤن سے تو تکلیف دور ہو سکتی ہی نہ نصیحتون سے
باوجود اُن حکیمون کی سعی وکوشش کے ابتک امراض وجراحت سے
اُسی قدر تکلیف محسوس ہوتی ہی جسقدر اُن حکیمون کی پیدایش سے
پیشتر معلوم ہوتی تھی اور باوجود اُنکی پند آمیز حکمت کے دنیا ویسی ہی
بند عصیان مین گرفتار رہی جیسے سابق سے تھی۔ بقول میکالی صاحب
اُن حکیمون کی حکمت کا نتیجہ بجز ریش دراز کے باقی نرہا۔ بالعکس
فی زماننا جبکہ حکمت کہ نتیجہ تہذیب ادراک نظری کا ہی اُسکو قوت عملی سے
ازدواج کیا تو جسقدر فائدے کہ مترتب ہوے آگے شمار کیے جائینگے

نکلجاتی تھی - ایسے اظہار نفس کشی سے عوام جاہل تو متحیر ہوتے
اور اُنکے فاعلون کو برتر سمجھکر نہایت تکریم کرتے تھے - لاکن اہل حرف
جو ذرا کچھ عقل سلیم سے بہرہ ور تھے ان افعالون کو دیکھکر اُنکے
فاعلون کو نظر تحقیر سے دیکھنے لگے اور خود کو اُنسے برتر سمجھنے لگے -
یہین سے علم کی قدر گھٹنی شروع ہوئی کیونکہ فی الحقیقت ایسے اہل علم نے
دنیا کو بجز گمراہی اور کچھ فائدہ نہین پہونچایا تھا بالعکس حرف کی مدد سے
صدہا لوگون کو انواع اقسام کی آسایش ملتی تھی - پس بادی النظر مین
اہل حرف کا اپنے تئین اہل علم سے برتر سمجھنا بجا تھا - اگر بانیان
حکمت قدیم مثل افلاطون وغیرہ کو یہ معلوم ہوتا کہ اُنکے نصائح کا
نتیجہ یہ ہوگا کہ نہ صرف اُنکے پیرو بلکہ خود حکمت ذلیل ہوجاویگی تو وہ
ایسے پندون پر زور ندیتے - پوری طرح سے تو علم باعمل کی قدر
قدیم کے حکما جانتے ہی نہ تھے ورنہ جو صناعات اب علم کی مدد سے
دریافت ہوئین زمانہ سلف مین ہی دریافت ہوکر علم دنیا کی نظرون مین
ہرگز ذلیل نہوتا - لاکن حکماء قدیم کا منشا پورا پورا وہ بھی نہ تھا
جو اُنکے متاخر تھے پیروکارون نے اپنی کج فہمی سے خراب کردیا اور نتیجہ

مطالعۂ کتب مین بیخبر تھا کہ اُسکے مکان مین آگ لگ گئی ایک
خدمتگار نے دوڑ کر خبر دی تو بجاے شکریہ کے حکیم ممدوح نے
یہ فرمایا کہ کیسا نامعقول گدھا ہی کہ امور دنیوی کے خاطر میرے
مطالعے مین خلل انداز ہوا گھر جل ہی جاتا تو کیا مضائقہ تھا۔
دیو جانس پولنکلبی کی عادت تھی کہ ایک پیپے مین رہتا اور دھوپ مین
گرم ریت پر دوپہر کو جاکر سوتا تھا اور جاڑون مین برف پر خیر
یہ مثالین تو ملک دور و دراز کی ہین خود ہند کے حالات پر غور کرو
تو معلوم ہوگا کہ یہ پُرانے زمانے کی حکمت کا ہی نتیجہ تھا جو ہنوز باقی ہی
کہ۔ رشی دیوگی نفس کُشی مین اجر عظیم سمجھکر تعلق دنیا ترک کر کے جنگل مین
بود و باش اختیار کرتے اور اپنے بدن کو صدہا ترکیبون سے بلکہ
عجیب عجیب ڈھنگون سے ایذا دیتے تھے چنانچہ بعضے ایک ہاتھ
یا ایک پیر اُٹھا کر ہی کھڑے ہوجاتے ہین حتیٰ کہ ہاتھ یا پیر سوکھکر
یا ورم کر کے آخر کار حس وحرکت اُس سے زائل ہوجاتی ہی۔ اکثر
بولنا بھی مطلق ترک کر کے قوت ناطقہ کو گنوا دیتے و بعض آنکڑہ
اپنی کوکھ مین ڈالکر بانس کے گرد چکّر دیتے تھے حتی کہ جان تک تکلیف سے

یہ تو خطائط کا درجۂ تفریط کا زمانہ ہی کیا خوب ہی کہ امور جسمانی مین
تفریط ور روحانی مین افراط کو جائز رکھکر خود اپنے قول کے خلاف
عمل کرتے ہین کہ ہر معاملہ مین وسط ہی درجہ کو فضیلت ہی اس قسم کی
حکمت کا نتیجہ یہ ہوا کہ ابتدا ئے شیوع اس حکمت سے اہل علم نے
امور دنیا کی طرف سے توجہ ایک طرف کرکے ذیل کے ناممکن العمل
نصائح مین مشغول ہوئے کہ انسان کو مرض و جراحت سردی و گرمی
یا کسی ہی تکالیف محسوسۂ بدنی کو تکلیف نہ سمجھنا چاہیے اور نہ اُنکے
علاج کی تدبیر کرنی چاہیے تکلیف کوئی شئی نہین یہ ایک ہماری
حس ہی اگر ہم اسکو تکلیف نہ سمجھینگے یہ ایذا نہ پہونچائیگی اور ہم جسقدر
کہ ایسی تکالیف گوارا کرینگے اُسیقدر اجر عظیم پائینگے ہمکو غم خوش طعام
یا خوش لباس و عمدہ سواری وغیرہ کے فراق مین نکھونی چاہیے
وقت عزیز کو مباحث علمی مین صرف کرنا چاہیے۔ ایسی حکمت کا نتیجہ
یہ ہوا کہ اہل علم نے حرف و صنعت کی طرف مطلق توجہ نہ کی اور نفس کشی کو
ذریعۂ اجر آخرت تصور کرکے دیوانہ وار افعال اُنسے سرزد
ہونے لگے جنکی چند تمثیل ذیل مین درج کیجاتی ہین ایک رومی حکیم

مشاہدہ مین اور اسی قسم کے دیگر دقیق علوم مین مصروف ہوجاتا
چاہتی ہی حتیٰ کہ حد سے زیادہ امور دنیوی و حوائج بدنی سے نفرت
ظاہر کرتی ہی کہ مثل دیگر اطراف کہ یہ بھی مذموم ہی گرچہ طرف افراط
حکمت کے ہی۔ اس زمانہ مین کچھ حرف بھی ترقی پکڑتا ہی لاکن اُسکا
علاقہ علم سے مطلق علیحدہ رہتا ہی کیونکہ اِس زمانہ کے علما حکمت کا حرف
امور دنیوی مین معیوب سمجھتے ہین چنانچہ اِس زمانہ کے حکما مثل افلاطون کا
قول ہی کہ نتیجہ و مدعا حکمت یہ نہین کہ اُسکے ذریعہ سے تکلیفات بدنی کے
دفع کرنے مین کوشش کیجاوے نہ آنکہ آسایش جسمانی کی تدابیر
نکالی جاوین اور نہ یہ کہ مادی دنیا پر انسان کا احاطہ اختیار وسیع
کیا جاوے بل اینکہ حوائج مادی سے اِنسان کا مطلق تعلق قطع
کردیا جاوے اور انسان کسی چیز کا محتاج نرہکر حالت طبعی مین
گذر کرسکے کیا خوب حکمت ہی کہ جس سے انسان پھر حالت وحشت
کی طرف عود کرے کیونکہ یہ تو قوم کی اُسی حالت طفولیت مین ہوسکتا ہی
کہ انسان مثل بہائم کے بجز حوائج ضروریہ کے اور کسیکا محتاج
نہین ہوتا اس طور کی زندگی کو حالت اعتدال ہم کسی طور سے نہین کہہ سکتے

کی طرف قوم کو میل ہوتا ہی اور تہذیب کی بنا پڑتی ہی اِس زمانہ مین
پہلے ہی پہل انسان کو قیاسات جدلی وخطابی وشعری سے رغبت
بیشتر ہوتی ہی جب اِس قسم کی تصنیفات سے بھی سیرچشمی ہوئی تقاضائے
طبیعت ہوتا ہی کہ فکر وروِیت کے طریقہ دشوار وپُر از خار مین بھی
گذرنا چاہیے اُسکو آغاز زمانۂ فلسفہ کہنا واجب ہی- امر بدیہی ہی کہ اگر
کسی حیوان کو کئی دن تک مقید رکھو جوہین کہ وہ کھُلتا ہی ایسا نشۂ آزادی
مین مخمور ہوجاتا ہی کہ اُسکی ہر حرکت مین آثار مقیدی کے بالعکس
پائے جاتے ہین- یعنی جسقدر کہ بحالت مقیدی اُسکی آزادی بدرجۂ تفریط
تھی اُسیقدر اب وہ افراط پکڑتی ہی علیٰ ہذا قوم کہ حالت وحشت مین
مدّت تک بند جہالت سے علائق جسمانی مین مبتلا رہتی ہی جوہین کہ اُس
بند سے اُسے چھُٹکارا ملاحتی الوسع علائق جسمانی کو مطلق ہی توڑدینا
اور قواے ادراک کے استعمال کو جواسوقت تک حد تفریط مین تھے
درجۂ افراط کو پہونچانا چاہتی ہی اور جسقدر امور متعلق بچشم یا دنیا ہین
اُن سے انقطاع رشتہ مین فخر سمجھتی ہی اور علم الٰہی کے بھول بھلیون مین
سیر کرنے کی خواہش کرنی اور اجرام سماوی کہ حرکات وسکنات کے

صنعت کہتے ہین اگر اصول عمل محض تجربہ پر مبنی ہون اور بذریعۂ نتائج
و قواعد علمی مہذب نہوئے ہون تو اُس عمل کو حرفت کہنا چاہیے
نہ صنعت پس ظاہر ہی کہ اہل عمل کو اپنی بہبودی کی امید علم ہی سے
رکھنی چاہیے ۔ لہذا ثابت ہوا کہ اہل عمل کا علم کو ذلیل اور معطل
سمجھنا واجب ہی کہ جسکی وجہ ورد ہم آگے مفصلاً درج کرتے ہین
پوشیدہ نرہے کہ ہر ایک قوم ابتدا مین حالت وحشت مین رہتی اور
بتدریج تہذیب کو پہونچتی ہی اسلیے ابتداے حالت وحشت مین جسقدر
افعال انسان سے سرزد ہوتے ہین خصوص قوت تحریک پر مبنی ہوتے ہین
نہ ادراک پر وخصوص قوت نظری تا عرصۂ دراز معطل رہتی ہی کیونکہ بالطبع
انسان ہواے جسمانی کی طرف بیشتر راغب ہی پس حالت ابتدائی مین
انسان کو بجز جاب نفع و دفع ضرر اور کوئی فکر دامنگیر نہین ہوتی قوت
علمی کو اُسیقدر کام مین لاتا ہی کہ ہواے جسمانی سیر ہون پس اس
حالت قوم مین بجز کسی قدر حرفت کے اور کسی کمال کو ظہور نہین ہوتا
جبکہ حوائج جسمانی سے فرصت پاکر و لذائذ شہواتی سے سیر ہوکر مطلق
جسمانی اشتغال سے انسان کو کچھ نفرت پیدا ہو جاتی ہی تب حظائظ روحانی

دوسرے تحریک کہ شتمل قواے شہوانی وغضبی سے ہے۔ قوت اولی کی پھر دو قسمین ہین نظری وعملی۔ قوت نظری سے استدراک حقائق موجودات واستنباط اصناف معقولات متعلق ہے۔ اس قوت کے درجۂ اعتدال پر کام مین لانے سے حکمت حاصل ہوتی ہے دو درجہ افراط و تفریط سے۔ سفہ و بلہ۔ یعنی جو قوت فکر کو اُن امور کی تحقیق مین صرف کرے کہ جو حد امکان سے باہر ہین یا آنکہ حد سے زیادہ فکر کو استعمال کرے اُسکو سفیہ اور گُربزی کہتے ہین اور جو شخص کہ فکر کو امور واجب مین ارادۃً دخل نہ دے یا آنکہ حد واجب سے کمتر استعمال کرے اُسکو بلیہ کہتے ہین ہمارا مدعا اِس رسالہ مین انھین امراض کے دفع کرنے سے متعلق ہے اور اِس قسم کے لوگونکی کثرت سے حکمت عوام کی نظرون مین ذلیل ہوگئی ہے۔ ادراک کی دوسری قوت کو عملی اسلیے نامزد کیا ہے کہ اُسکی توجہ سے مصالح ومفاسد افعال کی تمیز د امور معاش کا انتظام ومصنوعات مین تصرف حاصل ہوتا ہے اسی قوت کے تخیلہ سے ازدواج کا نتیجہ صنعت ہے پس اگر اصول صنعت نتائج قوت نظری پر مبنی ہون تب ہی اُسکو صنعت کہنا چاہیے المختصر علم کے نتیجۂ عملی کو

کرکے تنبیہ کرین کہ یہ ہرسہ فرقے سنگ راہ ترقی ہین اہل حرفت بوجہ
رشک کے وعلماء بے عمل جنکو پڑھے جاہل بھی کہتے ہین بوجہ
کج فہمی کے اور مقلد الطبع بباعث دون ہمتی کے۔ گرچہ ابتدا اِن
تینونکے راستے علحدہ علحدہ ہین بالآخر ہرسہ راستے اُسی ظلمت جہل مین
جاکر ایک ہوجاتے ہین سچ ہی کہ فرد ہرکس کہ نداند وندانکہ نداند ؎
در جہل مرکب ابدالدہر بماند ؎ تاکہ خلط مبحث نہو ہم ہر ایک اہل فرقہ کا
علحدہ علحدہ تین بابون مین ذکر کرینگے اور ہر ہر مرض کا علاج بھی
لکھینگے و باب اخیر مین علم کے حقائق کا بیان درج ہوگا

باب اول
مشتمل بر رد اقوال اہالی حرفہ در تذلیل حکمت

تاکہ اِس بحث کی تفہیم مین مطالعین کو دقت نہ پڑے ہم قبل
آغاز دلائل رد کے قواے نفس ناطقہ کا مختصر ذکر کرنا چاہتے ہین
تاکہ معلوم ہو کہ حکمت کو کس قوت سے تعلق ہی اور حرفت وصنعت کو
کس قوت سے اور کیا وجہ ہی کہ اہل حرفت فرقۂ اول کو ذلیل سمجھتے ہین
مخفی نرہے کہ نفس ناطقہ دو قوتون پر منقسم ہی ایک قوت ادراک

دوسری

ازدواج ہونے سے تذلیل فلسفہ ہی اور اُن دون بہت مقلد الطبع کو جرأت بخشتین جو ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے ہین اور سمجھتے ہین کہ دنیا روبزوال ہی ممکن نہین کہ بود موجودہ یا آیندہ گذشتگان سے پیش قدمی کرسکے - اور اُن خطائط کا ذکر کرین جو مطالعۂ فلسفہ سے اہل دانش کو حاصل ہوتے ہین -

مخفی مباد کہ انسان فلسفہ سے پانچ طرحکا رشتہ رکھتے ہین -

اوّل سادہ لوح کہ علم پر تحیر کرتے ہین اور اسکی تکریم لاالقہ روا رکھتے ہین دوّمی اہل دون وحرفت کہ علم کی ہجو کرتے ہین - سوّمی اہل سفہ وبلہ جنھون نے جو پڑھا اُسکے اصل مدعا کو کبھی نہ سمجھا اور جو اصل مدعا علم کے فوت کرنیکے ساعی رہتے ہین - چہارم مقلدان قدیم المزاج جو علم کی ترقی کی راہ مین اڑے آتے ہین - پنجم علما جو علم سے حظ و نفع اُٹھاتے ہین - چونکہ فرقۂ اولین علم کی قدر واجب کرتے ہین اور اُسکے حظائظ سے نہ بوجہ کبر بلکہ بوجہ عجز محروم ہین اسلیے قابل رحم ہین نہ قابل نفرین پس ہم اُنکی منسبت اس بحث مین کچھ لکھنا نہین چاہتے ہمارا قصد ہی کہ دوسرے تین فرقون کے حمق کو انگشت نماے خاص و عام

سب ملتون مین علم ہی کو فضیلت دی گئی ہی چنانچہ نقل ہی کہ یکے از
اصحاب نے حضرت رسالت صلعم سے سوال کیا کہ کدام عمل فاضل تر است
آپ نے جواب دیا کہ علم پھر وہی بکرر سہ کرر سوال کیا حضرت نے وہی
جواب دیا حتے کہ اُن صاحب نے کہا کہ از عمل سوال می کنم نہ از علم۔
جواب دیا کہ عمل اندک با علم بہتر از عمل بسیار با جہل است پس واجب ہی
کہ جو خیالات بد علم کی نسبت اکثر انسانون کے ضمیر مین جاگیر
ہو گئے ہین اُنکو رفع کرین۔

علم کو فلسفہ و حکمت بھی کہتے ہین اور اس سے مراد کسی خاص
قسم کی معلومات یا علم سے نہین بلکہ یہ لفظ جمیع معلومات ممکنۂ انسانی پر
حاوی ہی چہ متعلق بہ روح ہو اور چہ متعلق بجسم اور اسی معنی مین ہمنے
لفظ فلسفہ و حکمت کو بحث آیندہ مین استعمال کیا ہی بحث آیندہ مین
ہم کسی خاص علم یا علمون کی تفسیر نکرینگے بلکہ ہمارا عندیہ اور مدعا یہ ہی
کہ اُن ہاجیان فلسفہ کے قول کو رد کرین جو سمجھتے ہین کہ علم سے
فوائد عملی انسان کو نہین پہونچ سکتے اور اُن گم گشتگان راہ عقل کو راستی پر
لگائین جو ذرایع کو نتایج سمجھے بیٹھے ہین اور خیال کرتے ہین کہ علم و عمل کے

و تری کی تفریق ہوئی ہو چنانچہ جو طبقات ارضی سے واقف ہی
کہ سکتا ہی کہ اس طور کے انقلاب سطح زمین مین کئی دفع ہوئے ہونگے
اور ہر انقلاب کے بعد خشکی اور تری کے حدود کہان کہان ہونگے
اور کس کس طبقہ مین کس کس قسم کے نباتات و حیوانات وجود رکھتے ہونگے
اور ہر طبقے کے موجودات کو مقابلہ کرنے سے کہ سکیگا کہ فطرت مین
کیا عجیب قوت منمیہ پائی جاتی ہی کہ جس سے بہ امداد قواے مغیرہ و
مصورہ موجودات اس حالت ترقی کو پہونچے - جو علم ہیئت سے
واقف ہی علی ہذا القیاس وہ بُعد و معیاد گردش و تعداد رفتار وغیرہ
اکثر اجرام سماوی کی استدراک کر سکتا ہی ہمبرین قیاس علم جغرافیہ سے
عالم کی چشم باطنی کے روبرو سب جبال و بلاد دنیا کے ہر وقت
موجود رہتے ہین و تواریخ سے جو واقعات گذر چکے تاریخ دان کی نظر سے
کبھی پوشیدہ نہین رہتے اور پچھلے حالات و واقعات فطرتی و دنیوی کے
نتائج سے اہل علم کہ سکتا ہی کہ آیندہ کیا صورت نمودار ہوگی پس
علیم کو ہر سہ زمانہ و بُعد و قرب گویا یکسان ہین پس کیا ایسی چیز سے
بے بہرہ رہنا اور اُسکی قدر شناسی نکرنا باعث افسوس نہین ہی -

غوک بڑا اُچکر بڑھا بڑھا کر پوچھتا گیا حتیٰ کہ آخر کار گرد کوئین کے پھر کے
مینڈک نے پوچھا تو کیا ماں سرور اتنا بڑا ہی ہنس نے کہا اس سے بھی
بڑا ہی تو مینڈک کو ناگوار معلوم ہوا اور ہرگز یقین نہ کرکے ہونٹ پیٹ
پھلا کر غُصّہ سے بولا کہ اس چاہ سے بڑا تو نام خدا ابھی نہین ہیچ ہی کہ
ع جہاندیدہ بسیار گوید دروغ ۔ اس تمثیل سے ظاہر ہی کہ ظلمت
جہالت مین انسان کو بجز اپنی جاے سکونت کے اور کچھ معلومات نہین
ہوسکتی اُسی حُبّ وطن کو کل عالم سمجھتا ہی بالعکس اگر انسان باعلم کو
علیم الکل کہین بمقابلہ کور باطن کے بجا ہی کہ اُسکو یہانتک علم ہوسکتا ہی
کہ قبل وجود اجرام ارضی وسماوی کے مادہ کس حالت لطیف مین ہوگا
اور کس طور سے حسب آئین فطرت بتدریج کل اجسام فلکی و دنیوی
صورت حال کو پہونچے جسکو اب ہم ارض کہتے ہین پیشتر کیسی دود نما
رقیق حالت مین ہوگی بتدریج حدت کے زائل ہونے سے کیسی منجمد
ہوتی گئی حتےٰ کہ پانی جو تا آنوقت ابخرونکی حالت مین ہوگا بتدریج
کثیف ہوکر اطراف زمین مین حلقہ ہوگیا اور بعدہ آتش اندرونی کی
قواے کے زیر و زبر سے سطح ارضی مین نشیب و فراز واقع ہوکر خشکی

قبل اسکے کہ اصل مدعا سے بحث کرین واجب ہی کہ فضیلت
علم کی مختصراً تصریح کیجاوے تا حاجت علم کی انسان کو شائع ہو
مقولہ خاص و عام ہی کہ انسان کو چار آنکھین چاہیین دو ظاہری اور
دو باطنی آنکھون باطنی سے مراد علم ہی سے ہی کہ بذریعۂ علم کے
انسان نہ صرف حالات موجودہ و قریب بلکہ کیفیات گذشتہ و بعید کو
بھی مشاہدہ کرسکتا ہی اور اکثر واقعات آیندہ کی پیش بینی کرتا ہی پس
جسکو کہ علم نہو اُسکو کور باطن کہنا بجا ہی اور اِس بحث مین جہان کہ لفظ
کور باطن کا مستعمل ہو اُس سے یہی مراد سمجھنی چاہیے مثل ہندی
سچ ہی کہ جاہل مثل ایک غوک کے ہی جو ایک چاہ عمیق و تاریک و
تنگ مین رہتا تھا جبکہ ایک ہنس کا کہ جو بمنزلۂ عالم جہاندیدہ کے ہی
اُس چاہ پر گذر ہوا غوک نے دریافت کیا تم کون ہو اور کہان
رہتے ہو ہنس نے جوابدیا ہمارا وطن مان سرورتال ہی غوک نے
استفسار کیا کہ وہ کسقدر طویل و عریض ہی ہنس نے کہا بہت لنبا چوڑا ہی
تو مینڈک نے چاہ کے اندر تھوڑے سے پانی کا چکر دیکر کہا اتنا بڑا ہی
ہنس نے تبسم کیا اور کہا اس سے مان سرورتال کو کیا نسبت تو درجہ بدرجہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

اوقات فرصت مین گلبرگہ پر اس رسالہ کی بنا زبان انگریزی مین ڈالی گئی تھی جبکہ مسودہ اتفاقاً مولوی مکرمی سید علی صاحب جیولوجسٹ کے مطالعہ مین گذرا پسند کیا اور فرمایا کہ یہ مضمون (geologist) اردو مین بیشتر مفید ہوگا حسبۃً دوبارہ رسالہ ہذا کا باب اول زبان اردو مین ترتیب و بکر شکریۂ صاحب ممدوح کو ڈیڈیکیٹ کیا گیا۔ اگر ارباب بصیرت اس تالیف کو مقبول فرمائینگے بقیہ سہ باب بھی مطبوع ہو کر شائع ہونگے۔

Mirtul hikmut

باب اول

منجملہ چہار باب

INDIAN INSTITUTE

رسالۂ

مرآت الحکمۃ و علاج الجہل

تصنیف

ماہر فنون حکمیہ واقف رموز فلسفیہ

راے مرلیدھر دوم تعلقدار ضلع اورنگ آباد ریاست نظام الملک آصف جاہ بہادر

ماہ اپریل ۱۸۸۱ع

مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نولکشور مین چھپا

Mir'āt al-Ḥikmat.

Mirtul hikmut

باب اول

منجملہ چہار باب

INDIAN INSTITUTE

رسالہ

مرآت الحکمۃ و علاج الجہل

تصنیف

ماہر فنون حکمیہ واقف رموز فلسفیہ

راے مرلیدھر دوم تعلقدار ضلع اورنگ آباد ریاست نظام الملک آصف جاہ بہادر

ماہ اپریل سنہ ۱۸۸۱ع

مقام لکھنؤ مطبع نامی منشی نول کشور مین چھپا

Mir'āt al-Ḥikmat.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.